منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ	توریت بلا توریہ انجیل بتجیل	کویان صفت دست پیمبر محمدؐ

نمبر ۳۴ — جلد ۱۱

منشور محمدی

سنہ ۱۲۹۹ ہجری

مطبوعہ ۵ ذیحجہ

فرمان رسولان اسلف ساختہ مرفوع	توقیع خطاآیت منشور محمدؐ	توریت دہم انجیل برافتاد ز تجیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوے عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے — جو اسکی ثنا لکھ سکے وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہے قدیر ہی احد ہی — سلطان قلمرو ابد ہی — وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہی

مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق — شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے — سب پر شرف نبی عیان ہے — وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوئے ایک لفظ کن سے — اٹھارہ ہزار عالم اوس کے — ای خامۂ عیش لکھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک پو جسکا احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن — جب سے نکلا یہہ رشک گلزار — نظروں سے گرے جہان کے انوار

شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی — جو فضل و شرف اسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفا ہی

دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی — نور رخ دل پذیر اسلام — ماحی ظل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز مین سکی ہے — شمس الاخبار آسمان پر — ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہین مصلحت سے خالی — کرتا ہے بقلب زار نا شاد — منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہی ماء فناک — چھپتے ہین صحیح سب کو ایف — بے شبہ ہی افسر صحایف

جب بعثت نبی کا وقت آیا — خامہ لے ادب سے سر جھکایا — عمدہ جزین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک — ہر سال روپیہ پانچ جودے — اس گوہر بے بہا کو وہ لے

اے صل علے رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ — پر شرط ہی پیشگی کی ای یار — مابعد سے کچھ نہین سروکار

اس نظم کو کر چکا جب اتمام — توقیع محمدی رکھا نام — سال و مہ و روز و شب الٹے — ہوا اسکو بہت بڑی ترقی

فوج نجات

ہمکو یاد ہے کہ اخبار ریفارمر ملا ہونے ایک دفعہ فوج نجات کی بابت یہہ پیشین گوئی کی تھی کہ اس فوج کا ہندوستان مین آنا مفید نہین ہوگا اب اہل ہندوستان مشکل سے اون کے دم مین آئینگے کسی وحشی جزیرہ مین تشریف لے جاوین وہان خوب دال گلیگی علی ہذا القیاس ایک اور اخبار نے یہہ رائے دی تھی کہ ہندوستان مین فوج مذکور کے آنے سے طرح طرح کے خرابیون کا احتمال ہے واقعہ ۲۰ ستمبر سنہ ۸۲ کو فوج مذکور ہندوستان مین داخل ہوکر شہر بمبئی مین مقیم ہوے اور اپنا کام شروع کیا اسی ہفتہ مین یہہ نتیجہ پیدا ہوگیا کہ فوج نجات مین سے کسی قانونی بے ضابطگی پر چند آدمیون کو پکڑ کر پولس نے حوالات مین دیدیا ریفارمر وغیرہ کے عاقلانہ پیشین گوئی بہت جلدی پوری ہوگی اگر اس مقدس فوج نے اپنی کارروایون کو اسی طرح پر جاری رکھا تو یقیناً ہندوستان مین بہت خرابی پیدا ہوگی - خیر یہہ تو پولٹکل امورات کے طور پر آثار اور نتایج مترتب ہونگے ہین مذہبی طور پر بھی قابل مضحکہ ہی ہے خیر نہین حضرات پوادر کے دور اندیشی اور فہم و فراست پر کیا پتھر پڑے ہین دین کے ترقی کے واسطے جو تجویز کرتی ہین نور علی نور ہے ہوتی ہے کبھی مختلف قسم کے باجون کے ذریعہ سے منادی کرتی ہین اور کبھی سا دو بنکر شاید اس مذہب کے بانی المبانی پولوس مقدس کی اس نصیحت کا اثر ہے کہ مسیح کے تمام کی منادی دونون طرح سے کیجاویگی مکاری سے اور سچائی سے بھی خواہ کچھہ ہی ہو اس مین کچھہ شک نہین کہ کفارہ اور تثلیث کا دیرانہ کبھی شاداب اور سرسبز نہین ہوگا کتنی راگ گاؤ دانا آدمی کبھی کفارہ کے مردود مسئلہ اور تثلیث کے کفر آمیز عقیدہ پر یقین نہین کریگا کتنی فوجین بناؤ یہہ مثلثہ الزاویہ قلعہ جنرل توحید اور سپہ سالار محمدی کے اعتراضات کے گولون کی مار نہ کھا سکیگا کتنی سوانگ بدلو اسلام کے دانا اور دور اندیش فی الفور تاڑ جاوینگے ای حضرات پوادران ہت کھنڈون سے کیا بنتا ہے جب اصول ہی زور آور اور مضبوط نہین تو پھر ان سوانگون سے کیا ہوتا ہے کیا فوج نجات اس امر کو ثابت کردیگی کہ تثلیث کا مسئلہ سچا ہے یا یہہ باجا بجانیوالے اور گیت گانے والے ثبوت دیدینگے کہ کفارہ کا مسئلہ ٹھیک ہے توبہ توبہ بڑے بڑے پادری اسی ہوس مین دم دیگئے ان سے کیا ہوسکتا ہی -

صاحب نور افشان رقمطراز ہین کہ تھوڑے دنون تک ہندوستان سے بھی بہت سے عیسائی اس فوج مین داخل ہونگے بات تو اچھی ہے اگر دیسی عیسائیون کے فوج نجات طیار ہونی ہو تو ہمارے خیال مین بہتر ہے کہ مولوی مراد علی صاحب بیمار سکنہ اجمیر شریف اور مرزا موحد صاحب جالندہری سے مشورہ کیا جاوے کیونکہ یہہ صاحب بمنروار بھرتی کرائینگے ہمکو امید ہے کہ مولوی مراد علی صاحب بیمار ضرور دیسی عیسائیون مین سے ایسے لوگون کے نام تبلادین گے کہ جو شریف النسب اور چال چلن کے نیک اور سنجیدہ ہون اگر بیمار صاحب منشور محمدی کے ذریعہ سے ایسے شریف النسب اور

سنجیدہ عیسایون کے نام سے صاحب نورافشان کو
مطلع فرماوین تو ہمکو بھی اس مشورہ سے اطلاع ہوجاویگی
اور اگر ہمکو پوچھین تو ہم تو پادری عمادالدین صاحب سے
اور کسی کو بھی شرافت خاندانی اور چال چلن مین
فایق اور برتر نہین دیکھتے اگر دیسی عیسایون کے کوئی
فوج مرتب ہو تو پادری صاحب موصوف کو کم سے
کم کرنیلی کا عہدہ تو ضرور دینا چاہیئے۔
ای بمبئی اور مدراس اور حیدرآباد اور لکھنو اور
کانپور اور جبل پور اور الہ آباد اور اکبرآباد اور دہلی
اور میرٹھ اور سہارن پور اور مرادآباد اور
بریلی اور لاہور اور امرتسر اور جالندہر اور لودیانہ
اور پشاور اور ملتان اور کلکتہ اور پٹنہ اور اجمیر
اور ہوگلی کے مسلمان بہادر واہتوآیت کم من فئۃ
پر بھروسہ کرکے فوج سے شمشیر تعزیر اور تفنگ
تحریر کے دو ہاتھ کرکے تو دکھاؤ ہمکو امید ہے کہ جس
جس شہر مین یہہ فوج نجات گذریگی بہادران
اہل ہند اسلام کی خوشی اور بیباک سے استقبال
کرکے اعتراضات حقہ اور دلایل یقینیہ کے ضربون سے
شکاک کرینگے اور منشور محمدی مین اطلاعًا حالات
درج کراتے رہا کرین گے۔ راقم سلیمان

تحقیقات اصل انجیل اور
مسترحنیف

اخبار نورافشان نمبری ۳۹ مطبوعہ ۲۸ ستمبر سنہ ۸۲
مین ایک صاحب مسترحنیف نامی نے بجواب آنریبل
میان الہ دیا صاحب ایک مضمون لکھا ہی اگرچہ میان

الہ دیا صاحب مسترحنیف کے مضمون مذکور کا اپنی طور
پر جواب دینگے مگر چونکہ مسترموصوف نے مضمون مذکور
مین ایک نیا مقصد شروع کیا ہی اس واسطے صرف
اوسی مقصد جدید کے جواب مین گذارش کرتا ہون۔
قولہ ہمارا یہہ دعوی ہے کہ یہی اناجیل محمد صاحب
کے زمانہ مین بعینہ وبجنسہ موجود تھین اور قرآن
مین صاف لکھا ہے کہ اوسکے نزول کی غرض کتب
سابقہ کو جو کہ اون دنون موجود تھین تصدیق
کرتا ہے۔ فاطر آیتہ والذی اوحینا الیک من
الکتاب ہو الحق مصدقا لما بین یدیہ الخ۔
اقول منہہ سے دعوی کرنا اور شی ہی اور اوسکا
ثابت کردینا اور شی اب مسترحنیف کو لازم ہے کہ
مہربانی کرکے جس شخص سے دعوی کیا ہے اوس دعوی
کو قرآن سے ثابت کرکے دکھائین ورنہ اس مین کیا
شک ہے کہ مسترموصوف نے ایک ایسا دعوی کیا کہ
جسکو ثابت نہین کرسکتے۔
مسترموصوف کا قول ہے کہ قرآن سے اناجیل مروجہ
کی تائید اور تصدیق ہوتی ہے چنانچہ اس امر کی
تائید مین ایک آیتہ بھی پیش کرتے ہین مگر افسوس کہ
اوس آیت کی مدعا اور منشاء کو ابھی تک سمجھا ہی نہین
سورت فاطر آیت ۲۵ مین خداوند کریم ارشاد فرماتے
ہین والذی اوحینا الیک من الکتاب ہو الحق مصدقا
لما بین یدیہ یعنے۔ جو ہم نے تجھپر اوتاری کتاب وہی
ٹھیک ہی سچا کرتے آپ سے اگلے کو۔
حنیف صاحب نے اپنی خوبی فہم سے اس آیت کریمہ سے

۳۸۰

یہہ استدلال کیا ہے کہ قرآن کے وقت مین یہی اناجیل مروجہ و محرفہ جنمین کفارہ اور تثلیث کی ہدایت و تعلیم ہے موجود تھین اور قرآن نے انہین کی تائید اور تصدیق کی ہے یہہ معنی حنیف صاحب نے شاید صیغہ مصدقًا سے نکالی ہین مصرع برین عقل و دانش بباید گریست۔ ای جناب من آیت مذکور مین صیغہ مصدق کے استعمال کرنے سے یہہ کہان سے لازم آگیا کہ قرآن نے اناجیل مروجہ کے من وعن تائید کی ہے آیت مذکور مین تو یہہ بتلایا گیا ہے کہ قرآن نفس نزول توریت اور انجیل کو ثابت کرتا ہے: یہہ کہ اونکی موجودہ تعلیم اور ہدایت کو یا اونکی تعلیم کی تصدیق کرتا ہے جس مین کفارہ اور تثلیث اور عشای ربانی کے ارکان اور اصول شامل ہین کہ جو اصل اناجیل مین مفقود تھی اللہ تعالی فرماتا ہے ای محمد مین نے تجھپر جو کتاب اوتاری ہے یہی سچی اور ٹھیک طور پر اگلے کتابون کا حال ظاہر کرتی ہے یعنے اگلے کتابون مین جو کفریات داخل کی گئی اون کو ظاہر کرتی ہے۔ نہ یہہ کہ مروجہ اناجیل کے کفریات اور مرتدانہ مسایل کو ہم مانتے ہین کہ یہی مروجہ اناجیل ہمارے حضرت کے زمانہ مین عیسایون کے ہاتھ مین موجود تھین لاکن ہمارے قرآن نے ان مروجہ اناجیل کی تصدیق نہین کی بلکہ صاف طور پر جھٹلایا ہے ہم میان حنیف صاحب سے سوال کرتے ہین کہ جو انجیلین بقول آپکے آنحضرت کے وقت مین موجود تھین اور جنکی قرآن نے تصدیق کی ہے اوسوقت اونمین کفارہ اور تثلیث کا مسئلہ موجود تھا یا نہین اگر کہو کہ اون مین یہہ کفر کے مسایل نہین تھے تو فیصلہ ہی اور اگر کہو کہ یہی کفریات اور کفارہ و تثلیث کے مسایل مندرج و موجود تھے تو مین ادب سے عرض کرتا ہون کہ قرآن نے ان کفریات کی تصدیق کی ہے یا نہین اگر کہو کہ تصدیق کی ہے تو مہربانی کرکے کوئی قرآنی آیت پیش کردیجئے اور اگر کہو کہ قرآن نے کفارہ اور تثلیث کی تصدیق نہین کی تو پھر آپ ہی انصاف فرماوین کہ آپکی اناجیل مروجہ کے قرآن نے تصدیق کی کہ تکذیب کی کیا یہہ تصدیق کے لچھن ہین کہ قرآن از سر تا پا اناجیل مروجہ کی تردید اور تکذیب کر رہا ہے پکار پکار کر کہتا ہے۔ یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ و کلمتہ القاہا الی مریم و روح منہ فامنوا باللہ و رسولہ ولا تقولوا ثلاثۃ انتہوا خیرا لکم انما اللہ الٰہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد مت مبالغہ کرو اپنی دین کے بات مین اور مت بولو اللہ کے حق مین مگر سچی بات مسیح جو ہے مریم کا بیٹا رسول ہی اللہ کا اور اوسکا کلام جو ڈالدیا مریم کی طرف۔ کلمہ سے مراد حکم ظہور ہے یعنے اثر کن جیسا کہ تفسیر مظہری مین لکھا ہے + کلمتہ ای اثر۔

قولہ کن فکان کلمۃ من غیر اب اور روح ہی اوسکی طرف سے } عیسائی لوگ لفظ روح سے استدلال کرتے ہین کہ اس سے مسیح کی الوہیت ثابت ہوتی ہے اور کہتے ہین کہ منہ کی ضمیر سے ثابت ہی کہ مسیح کو خدا کی روح دی گئی۔ افسوس عیسائیون کے یہہ توجیہہ اور استدلال عقل و نقل کی بالکل خلاف ہے۔

اوّل یہہ کہ اسی آیت مین آگے چلکر خدا فرماتا ہے۔
لاتقولوا ثلاثۃ انتہوا خیرا لکم انما اللہ الٰہ واحد سبحانہ
ان یکون لہ ولد ہا اگر روح سے مراد خدا کی روح
ہوتی تو تثلیث کی تردید اور تکذیب کیون کی جاتی
اور مسیح کو اللہ کا بندہ نہ بتلایا جاتا جیسا کہ اگلی آیت
مین ارشاد ہوتا ہی لن یستنکف المسیح ان یکون عبد للہ
علی ہذا القیاس اور آیات مین بھی قرآن نے مسیح کی عبدیت
اور انسانیت کو ثابت کیا ہے۔

دوم اگر جملہ روح منہ سے یہہ مراد لی جاوے کہ خدا
کی روح نے مسیح مین حلول کیا یا خدا کی روح انسان کی
شکل مین ظاہر ہوی تو یہہ خلاف طرز عبارت ہی کس
واسطے کہ پہلے اسکے ہی وکلمتہ یعنے کلمۃ صادرۃ
من اللہ اور واو عاطفہ متصل روح منہ کا عطف اوپر
پڑتا ہے جو متعلق ہے مبتدا انما المسیح کے عطف اور متعلق
عطف کی معنی ایک ہے طرح پر لگانی چاہیئے اور یون کہنا
چاہیئے۔ وروح منہ ای روح صادرۃ من جانب اللہ
کما یصدر الی سایر الحیوانات۔

سوم قرآن مجید مین خداوند کریم نے لوگون کے سوال
کرنے پر روح کی معنی بیان کردی ہین صاف کہدیا ہے
قل الروح من امر ربہ کہدی روح خدا کے حکمون مین سے
ایک حکم ہے۔ پس اس آیت مین بھی وہ ہی حکم مراد
ہے نہ کہ کچھہ اور۔

چہارم خداوند کریم نے سورت آل عمران مین صاف
فرمادیا ہے ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من
تراب ثم قال لہ کن فیکون۔ اس آیت کی تفسیر مین
صاحب تفسیر مظہری ارشاد فرماتے ہین ان مثل آدم
یعنے شانہ الغریب عند اللہ کمثل آدم کشان آدم تم فسرہ
وبین وجہ التشبیہ فعال خلقہ ای صورۃ قالبہ یعنے آدم
من تراب ثم قال لہ ای لذا لک المقالب کن بشرا حیا
فیکون حکایۃ عن الحال الماضیۃ کما خلق آدم من تراب
خلق عیسی من تراب فشان عیسی شابہ شان آدم من
حیث کونہ بلا اب فقط فما ہذا الایۃ والادلۃ علی حجۃ
القیاس لان اللہ سبحانہ بینہ علی الحکم بجواز خلق
عیسی من غیر اب قیاسا خلق آدم۔
خلاصہ آیت اور تفسیر کا یہہ ہے کہ جسطرح پر خدا نے آدم
کو پیدا کیا اوسی طرح پر مسیح کو پیدا کیا یہہ آیت اوس موقعہ
پر نازل ہوی کہ جب نصارا نے یہہ دعوی کیا کہ ہم حضرت
مسیح کو اس واسطے ابن اللہ کہتے ہین کہ اوسکی پیدایش
عجیب قسم کی ہے اس آیت کے ذریعہ سے عیسائیون کو
متنبہ کردیا گیا کہ تمہارا گمان ہی گمان ہے جسطرح پر عجیب
پیدایش کے سبب آدم کو خدا یا خدا کا بیٹا نہین کہہ
سکتے اسی طرح پر مسیح کو خدا یا ابن اللہ نہین کہا جاسکتا
اس آیت مین خدا نے مسیح کے الوہیت کو بالکل باطل
کردیا ہے جب قرآن کے رو سے مسیح کی الوہیت باطل ہے
تو پھر وروح منہ سے الوہیت مسیح کا استدلال کرنا
سراسر حماقت ہے۔

پنجم وروح منہ کی ضمیر کا خدا کو اس واسطے مرجع قرار
دیا گیا ہے کہ وہ علت العلل ہے جیسا کہ کہا گیا ہے بیت اللہ
وناقۃ اللہ ولنخا فیہ من روحنا کیا بیت اللہ کو اس
واسطے بیت اللہ کہتے ہین کہ اس مین خدا ذیرہ جاکر

۳ ۱۳

شہار ہتا ہی ہرگز نہین بیت اللہ کو صرف اس لحاظ سے
بیت اللہ کہتے ہین کہ اوس مین خدا کی عبادت ہوتی ہی
فقس علی ہذا النظایر الاخری جسطرح بیت اللہ اور دوسرے
صورت اس آیت
نظیرون کی معنی کی جاتی ہین وہی
مین مرعی رکہنی لازم ہے۔

ششم صاحب تفسیر مظہری کا قول ہے کہ مراد بالروح
الاسم الاعظم الذی کان عیسیٰ یحیی بہ الموتی وقیل المراد
بہ الانجیل نظیرۃ اوحینا الیک روحا من امرنا فان کتاب اللہ
تعالیٰ سبب لحیات القلوب مظہری والا کہتا ہی کہ روح سے
مراد اسم اعظم ہے جسکے مدد سے حضرت مسیح مردون کو
زندہ کرتے تھے اور یہہ بھی کہا گیا ہے کہ روح سے مراد
انجیل ہے جیسا کہ اوحینا الیک روحا من امرنا مین ہے
کسواسطے کہ کتاب اللہ حیات قلوب کے لئے ایک سبب ہے۔

ہفتم صاحب معالم التنزیل فرماتے ہین وروح منہ ای
روح کسائر الارواح الا ان اللہ تعالی اضافہ الی نفسہ
تشریفا یعنے روح سے وہ ہی روح مراد ہی کہ جو تمام مخلوق کو حاصل
ہے خداوند کریم نے تکریما اور تشریفا اپنی طرف بہنبت
کی ہے۔ سو مانو اللہ کو اور اوسکے رسولون کو اور
مت بتاؤ اوسکو تین یعنے تثلیث پرستی نکرو یہہ بات
چھوڑ دو کہ بھلا ہو تمہارا {یعنے تثلیث پرستی سے کنارہ
کرو تا کہ خدا تمہارے پر مہربان اور رضامند ہو اس سے
صاف ثابت ہی کہ خداوند کریم تعلیم تثلیث سے ناراض
ہے! اللہ جو ہی سو ایک معبود ہے {یعنے جیسا کہ
تمہارا عقیدہ ہی کہ مسیح خدا کا بیٹا یا خود خدا ہے ایسا
نہین ہے بلکہ واحد اور یکتا معبود ہی! اس لایق نہین

کہ اوسکی اولاد ہو۔ {یعنے یہہ بات زیبا اور درست نہین
کہ بقول عیسائیون کے مسیح کو اوسکا بیٹا قرار دیا جاوے۔}
اس آیت مین خداوند کریم نے موجودہ اناجیل کی تعلیم
تثلیث اور کفارہ کو از سر تا پا باطل اور مردود ٹھہرایا ہے
اور اسکو کفر قرار دیا ہے اگر قرآن ان محرفہ اناجیل کی
تصدیق کرتا تو اون کے عقاید مسلمہ کو کیون مردود اور باطل
قرار دیتا کیون میان حنیف صاحب آپنے اسی طرز کا نام
تصدیق رکھا ہے۔ پھر سورت مائدہ کے رکوع ۱۰ مین
وارد ہی وقال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی و
ربکم انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وما
واہ النار اس آیت مین خدا نے صاف طور پر مروجہ
اناجیل کے جھوٹی دعاوی اور مخترعہ مسایل کو مردود
اور باطل ٹھہرا کر فرمادیا ہی کہ جو شخص خدا سے شرک کریگا
اوسپر جنت حرام ہوگی۔ پھر سورت مریم مین مرقوم ہے
ان اللہ ربی وربکم فاعبدوہ ہذا صراط مستقیم بالشک
اللہ ہے رب میرا اور رب تمہارا اوسی کی بندگی کرو۔
اس آیت مین مروجہ اناجیل کے تعلیم کا خاکہ اوڑایا گیا ہی
پھر قرآن مین لکہا ہے ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ
لہم۔ اس آیت مین خداوند کریم نے اناجیل مروجہ کے سید المسایل
مسئلہ کفارہ کو جڑ سے اوکھیڑ دیا ہی کیون حنیف صاحب
دیکہا قرآن اناجیل مروجہ کے کیسی عمدہ تصدیق کرتا ہی۔
پھر ارشاد ہوتا ہے کہ فویل للذین یکتبون الکتاب
بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ اس آیت نے تو
اناجیل مروجہ کی ساری قلعی کھول دی۔ کیون حنیف
صاحب قرآن نے یہہ کیسی عمدہ تصدیق کی ہے۔

جناب من قرآن تو ان اناجیل کو فرضی اور جعلی کتابین
ٹھہراتا ہے تصدیق کی کیا معنی - ناظرین کو اوپر کے بیانوں
قرینہ کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوجاویگا کہ قرآن اناجیل
مروجہ کی تصدیق نہین کرتا بلکہ تکذیب اور تردید تعجب ہے
کہ باوجود اس تردید اور تکذیب کے حنیف صاحب

قرآن کو اناجیل کا مصدق ٹھہراتی ہین حضرت لفظ مصدق
سے دھوکہ نہ کھائیے قرآن ان اناجیل کی تصدیق نہین
کرتا آپکی آیت محولہ کا صرف یہی مطلب ہے کہ قرآن اناجیل
یا توریت کے نزول کو سچی بتلاتا ہے اور یہہ بات ظاہر کرتا ہے
کہ ان مروجہ انجیلون مین کفریات اور تثلیث اور کفارہ
کی جو تعلیم ہے وہ سراسر حماقت اور کفر کی تعلیم ہے اس بات
کی تصدیق نہین کرتا کہ یہہ اناجیل مروجہ محرف اور مردود
نہین ہین ہم اوپر کے آیتون مین بیان کرآئی ہین کہ
قرآن ان اناجیل کے مرتداز تعلیم اور کفریات کو زور سے
جھٹلاتا ہے - آیت محولہ مین صیغہ مصدق جو واقعہ
ہوا ہے اوس سے عہد عتیق اور جدید کے پرتال مراد ہی
اس مضمون کو خداوند کریم نے مختلف پیرایون مین بیان
کیا ہے جیسا کہ سورت مائدہ مین وارد ہی - یا اھل الکتاب

قد جاءکم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون ای کتاب
والو ایا بھی تمہارے پاس ہمارا رسول کھولتا ہے تم پر بہت
چیزین جو تم چھپاتے ہین اس آیۃ کی تفسیر مین صاحب
تفسیر منشور رسالت ارشاد فرماتے ہین - تخفون من
الکتاب ای تخفون حقایق التوحید وصفات محمد الرسول اللہ
یعنے حقایق توحید اور اوصاف محمد صاحب کو چھپاتے تھے
جنکو قرآن نے ظاہر کردیا پھر سورت آل عمران مین واقعہ ہی

وانزل الفرقان یعنے نازل کیا ہم نے قرآن کو حق و باطل
مین تمیز کرنیوالا سورت فرقان مین لکھا ہے تبارک الذی
نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا - یعنے
بڑی برکت ہے اوسکی جسنے اوتارا فیصلہ تاکہ جہانوالون
کو ڈراوے تفسیر بحر ہدایت مین مرقوم ہے خدا سے لایزال
نازل کرد قرآن مجید را فرق کنندہ در حق و باطل تا کہ
آن اختلافات و ارتدادو کفریات را قلع و قمع سازد کہ
یہود و نصاری در کتب سابقہ یعنے توریت و انجیل از
راہ عناد و تعلیم پولس کہ از فرقہ یہود نا بہبود بطریق
منافقانہ بمراد خرابی و ابتر نمودن دین مسیح علیہ السلام
مسیحی الدین شدہ بود پیدا کردہ بودند صاحب تفسیر
سراج الحق آیت پیش کردہ حنیف صاحب کے ذیل مین
رقمطراز ہین کہ مصدقا ای ممیزا او محققا کتب الیہود
والنصاری یعنے قرآن تصدیق کرتا ہے اگلے کتابون
کی صحیح اور فاسد باتون کو تمیز کرکے ان باتونکی تصدیق
نہین کرتا کہ جو فاسد اور جعلی ہین - یہہ بات ظاہر ہے کہ یہہ
پوشیدہ نہین کیونکہ جب قرآن مجید حضرت مسیح کی
تعلیم کو اناجیل مروجہ کی تعلیم کے مغایر قرار دیتا ہے جیسا کہ
اوپر بیان ہوا تو پھر اناجیل مروجہ کی تصدیق اور تائید
کیونکر کرسکتا ہی - حنیف صاحب نے اسی بارہ مین نشان
کے طور پر اور آیات جو پیش کی ہین چونکہ وہ بھی اس آیت کے
مضمون مین متحد ہین اس واسطے اسی آیت کے جواب
اون آیات کا جواب سمجھہ لینا چاہیئے -

قولہ پھر لکھا ہے کہ محمدی اس وقت کے کل کتاب کو مانتے
تھے - وتو منون بالکتاب عمران -

اقول پہلے قول مین تو آپنے اپنے دعوی کو خوب ہی ثابت کیا ہے دیکھئے اسمین کیا قلعی کہلتی ہے حنیف صاحب نے اپنے قول کی تائید مین جو آیت پیش کی ہے وہ یہہ ہے ھآانتم ھاٰؤلآء تحبونہم ولا یحبونکم وتومنون بالکتاب کلہ واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ - سنتے ہو تم لوگ اون کے دوست ہو اور وہ تمہارے دوست نہین اور تم سب کتابون کو مانتے ہو اور جب تم سے ملتے ہین کہتے ہین ہم مسلمان ہین اور جب اکیلے ہوتے ہین کاٹ کاٹ کر کھاتے ہین تم پر انگلیان - اس آیت سے حنیف صاحب نے یہہ استدلال کیا کہ اوس وقت کے سب محمدی ان اناجیل مروجہ کو مانتے تھے افسوس حنیف صاحب آیتہ کو پڑہکر جہت پٹ رائے زنی کیواسطے مستعد ہو بیٹھے ہین اوسکی شان اور حالت پر نظر نہین کرتے جناب من آیت مذکور سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ اوس وقت کے مسلمان ان اناجیل مروجہ پر ایمان رکھتے تھے بالکتاب کا الف لام جنس کا الف لام کو اقوہ ہوا ہے جس سے یہہ معنی پیدا ہوتی ہین تومنون بالکتاب ای بجنس الکتاب یعنے توریت اور اناجیل کے جنس پر ایمان لاتے ہین نہ کہ اونکی موجودہ تعلیم اور صورت پر یعنے مسلمان یہہ بات مانتے تھے کہ ضرور توریت اور انجیل خدا کی جانب سے نازل ہوی تھی اس سے یہہ کہان ثابت ہوگیا کہ اوسکی موجودہ تعلیم پر ایمان لاتے تھے اگر اوسکے موجودہ تعلیم اور کفریات کو تسلیم کرتے تو اور آیات مین اناجیل مروجہ کے کفریات اور تعلیم کی تردید اور تکذیب کیون ہوتی - کیا مین اگر آپ سے یہہ بات کہون کہ آپکے ہاتھ مین جو کتاب ہے اس کا فلان طور پر لکھا جانا درست ہے تو آپ اس سے یہہ بات پیدا کر لین گے کہ وہ کتاب اپنے مقاصد اور مضامین مین صحیح اور درست ہے ہرگز نہین میرے قول سے تو صرف یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ کتاب فلان طور پر لکھی گئی یہہ نہین کہ وہ کتاب اپنے مقاصد اور مضامین مین بھی صحیح اور درست ہے بقول آپ کے اناجیل مروجہ کی تو یہہ تعلیم ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا بلکہ خود خدا ہے اور لوگون کے بچانیکے واسطے صلیب دیا گیا اور قائلین قرآن اور خود قرآن اسباتپر زور دے رہا ہے کہ مسیح کا ابن اللہ ہونا یا مخلوق کے واسطے فدیہ بننا صریح جھوٹ اور باطل اور امر مردود ہے ان کفریات پر ایمان لانا اپنے آپ کو جلتی آگ اور ہاویہ دوزخ کا طعمہ بنانا ہے سورت مائدہ مین ارشاد ہوتا ہے افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ واللہ غفور رحیم ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام کیون نہین خدا کے حضور مین توبہ کرتے اور اپنے گناہ بخشواتے {نصاریٰ کے طرف خطاب ہے یعنے ان کفریات اور تثلیث سے کیون نہین توبہ کرتے} اور اللہ ہی بخشنے والا مہربان اور کچھ نہین مسیح مریم کا بیٹا مگر ایک رسول جیسا کہ اوس سے پہلی اور بھی بہت سے رسول گذر چکے ہین اور اوسکی ماں صدیقہ ہے دونون کھاتے تھے کھانا {خدا نے مسیح کے الوہیت کو اس دلیل سے جھٹلایا کہ وہ کھانا پیتا تھا یہہ دلیل عام فہم بیان کی گئی ہے تاکہ سب لوگ سمجھین کہ جو کھانا

کہاتا تھا وہ کیونکر خدا ہو سکتا ہی یہہ وہی دلیل
قاطع ہے کہ جسکو ان لفظون مین بیان کیا جا سکتا ہی
کہ حضرت مسیح مین لوازم بشری تھے اور جب لازم
پایا گیا تو ملزوم بھی پایا جائیگا یعنے مسیح بشر اور
انسان ہون گے اور جب انسان ہوے تو خدا ہونا
محال ہے کیونکہ مسیح کا انسان ہونا مستلزم ہے کہ مسیح
ممکن بالذات ہو اس واسطے کہ انسان ماہیات ممکنہ
سے ہے اور خدا ہونا موجب ہے اسبات کا کہ واجب
بالذات ہو اور ایک شئی کا واجب بالذات اور ممکن
بالذات ہونا بدیہی البطلان ہے کیونکہ وجوب اور امکان
ماہیات متضادہ مین سے ہین اگر یہہ دونون ایک
محل مین جمع ہو جاوین تو اجتماع ضدین لازم
آویگا اور یہہ محال ہے اور یا اسطرح پر تقریر کرین
کہ واجب کہتے ہین اوس ذات کو کہ جسکا ہونا ضروری
ہو اور ممکن اوسکو کہتے ہین کہ جسکا ہونا نہ ہونا دونون
ضروری نہ ہون اور جب ایک ذات واجب بھی ہو
اور ممکن بھی تو اجتماع نقیضین لازم آویگا یعنے ایک
شئی بلحاظ اپنی نفس ذات کے ضروری بھی ہو اور غیر
ضروری بھی وہو محال والمستلزم للمحال محال ۔}
اس آیت مین خداوند کریم نے اناجیل موجودہ کو
باطل و مردود ٹھہرایا ہی اور صاف فرما دیا ہے کہ
ایسی کفریات سے توبہ کرنی چاہئے اگر مسلمانون
نے ان مروجہ اناجیل کو قبول کر لیا تھا تو قرآن بضاری
کو توبہ کے طرف کیون رجوع دلاتا ہے کیون بار
بار کہتا ہے کہ تم حق پر نہین ہو حنیف صاحب ذرا
انصاف فرمائے ایسے دعوی نے کیا کیجئے کہ جو ثابت ہو سکے

فولہ قل یا اہل الکتاب لستم علی شئی حتی تقیموا التورات
والانجیل یعنے کہدے ای اہل کتاب جبتک تم توراۃ اور
انجیل کو پورا قایم نکرو تو تم کچھ نہین ہو ۔ حیف ہے
کہ اندنون کے محمدی جن مین سے یسان الدیاصا
ایکسہین نہ تسلیم کرین جائے تعجب ہے ۔

اقول مسٹر حنیف صاحب نے اپنے دعوی کے تائید
مین یہہ تیسری آیت پیش کی ہے اس سے آپنے یہہ
استدلال کیا ہے کہ اوس وقت کے یہود اور نصاری
کو توریت اور انجیل کے پورا کرنے کا قرآن نے ارشاد
کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت یہی توریت
اور انجیل موجود تھی فاعتبروا یا اولی الابصار ہذا
بہتان عظیم ہے حضرت حنیف صاحب تقیموا التورات
والانجیل سے یہہ کہان ثابت ہو گیا کہ اس توریت
اور انجیل کے مقاصد اور کفریات کے قایم کرنے کا
ارشاد کیا گیا ہی نہین نہین جناب یہہ آپکی غلط
فہمی ہے اسکے یہہ معنے نہین منشا اوسکا یہہ ہے
کہ جبتک تم اصل انجیل کے مقاصد اور تعلیم کو جو
کفریات تثلیث اور مزخرفات کفارہ سے مصئون
اور پاک ہے اور جسکو قرآن مجید نے کھولکر بیان کر دیا ہے
قایم نہ کروگے تب تک تم کو راہ حق پر نہین سمجھا جا سکتا
جیسا کہ اسکی اگلی آیت مین بیان ہوا ہے لقد کفر الذین
قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم بلاشک وہ لوگ کافر
ہوے کہ جو مسیح کو خدا کہتے ہین ۔ ایک اور آیت مین ارشاد
ہوتا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ

۳۸۶

بلاشک کافر ہوے وہ لوگ جو کہتے ہین کہ اللہ ہی تین
مین کا ایک پہرا اگلی آیت مین تاکید احکم آگیا ہے وما من
الٰہ الا الٰہ واحد وان لم ینتھوا عما یقولون لیمسن الذین
کفروا منھم عذاب الیم - اور بندگی کسی کو نہین مگر ایک معبود کو
اور اگر نہ چھوڑینگے جو بات کہتے ہین البتہ جو اون مین
منکر ہین پاوین گے دکھ کے مار - ان آیتون مین
خداوند کریم نے ان مروجہ اناجیل کی تعلیم کو سراسر کفر اور
ارتداد ٹھہرایا ہے کیا قرآن یہود اور نصاری کو اس تعلیم
کے بابت کہتا تھا کہ قایم کرو اگر بقول آپکے اسی تعلیم کے بابت
ارشاد تھا تو اسکی پھر تکذیب کیون کی نہین حضرت -
اقامت التوریت والانجیل سے یہہ مراد ہے کہ اونکو اصلی
حالت پر قبول کرو جو قرآن مجید مین بیان کی گئی ہے -
حدیث مین آیا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص انجیل یا توریت
کا ورق ہاتھ مین لئے پڑہ رہا تھا جب اوسکو یہہ حرکت
کرتے دیکھا گیا تو شارع کے طرف سے سخت زجر و توبیخ
ہوی کیون صاحب پہلے مسلمان تو انجیل کو باعث
محرف ہونے اور کفریات تعلیم کے ہاتھ مین لینا بھی برا
اور عیب سمجھتے تھے آپنے یہہ کہان سے سمجھہ لیا کہ ان اناجیل
محرفہ کو مانتے تھے مسلمانون پر کیا منحصر اور موقوف ہے
انکو عیسائی بھی بالکلیت نہین مانتے تھے لارڈ نراینی
تفسیر کے جلد ۶ کے صفحہ ۳۸۳ مین لکھتا ہے کہ فرقہ ابونی
کے دونون گروہ کے لوگون نے پولوس کے نامجات کو رد
کیا اور پولوس کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تھے
فرقہ ماریسونی جو عہد جدید کی کل کتابین مانتا تھا اور ان
گیارہون کو ناقص اور تبدیل شدہ تسلیم کرتا تھا اور انکو

دو قسم کرتا تھا انجیل اور نامی انجیل سے فقط لوکا کی انجیل
مانتا تھا اور ناموں سے نامجات پولوس کو فاکنس صاحب
انجیل متی کو قبول نہین کرتا تھا چنانچہ اسکے انکار کو ہادی
عماد الدین صاحب نے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۵ مین مان
لیا ہے حنیف صاحب پہلے اپنے گھر کی خبر لیجئے پھر
اہل اسلام کو یہہ محرفہ انجیلین منوانا مین متعجب ہون کہ
آپ مسلمانون کو کس دلیل سے یہہ محرفہ انجیلین منواتی
ہین کیا اس دلیل پر کہ اون مین خدا کو تین تیرہ کر
رکھا ہے نعوذ باللہ اب آپکے کہے اہل اسلام توحید کو
چھوڑکر بقول ابن مریم اور بقولی ابن یوسف نجار کو
خدا یا خدا کا بیٹا تسلیم کرلین خدا کی پناہ ایسے کفر کے عقاید
اور عقاید والون سے -

قولہ میان الہ دیا صاحب الحان جب تک کہ یہہ بحث
درمیان ہے اور اور طرف بھاگنا - اور نئی نئی باتون
کو چھیڑنا اچھا نہین ہمارے دعوی پر جواب لکھہ سکتے
ہو تو لکھو اور وہ یہہ ہے کہ ہم نے آپکی ہی مسلمات سے الوہیت
مسیح ثابت کر دی ہے جس سے پیغمبر عرب کے مذہب کی
بیخ کنی ہو گئی ہے اب اسکو جسکو خود تم نے تسلیم کر لیا ہے
مان لو ورنہ اسکا جواب لکھو ادہر ادہر جانے سے حرف
تضیع اوقات اور سردردی کے سوا اور کیا حاصل ہوگا

اقول چشم بد دور ابتو بہت دور کی سوجھی ہے
شاید روح القدس کی مدد آگئی ہم تو اس مدد کے بابت
کچھہ کہہ نہین سکتے امید ہی کہ ہمارے مکرم مولوی مراد علی صاحب
بیمار اس بار مین ضرور کچھہ لکھینگے ہمکو خوف ہی کہ
روح القدس بعادت معہودہ کبوتر کے صورت مین نہ نازل ہوا ہو

کیونکہ اس صورت مین ہلدی اور رجا نیکا اندیشہ ہے۔
پردار شنی کا کیا اعتبار ہے رہی نہ رہے مان صاحب
بس ایک ہی مسئلہ پر جم کر بحث کرنی لازم ہے بسم اللہ
ہمین گو ہمین میدان پر برزہ جھاڑ کر میدان مین نکلئے
ذرا آپ کے کرتوت بھی تو دیکھین نئے نئے باتون سے
کیون گھبراتے ہو اچھا آپکے خاطر سے اسی مسئلہ کو
طے کر کے آگے بڑہین مگر باین شرط کہ آپ ہم بم
نہ ہو جائین ہم نے جواب لکھا ہے اب آپ جواب
الجواب کے لئے طیار ہو جئے مگر مہربانی کر کے پورا جواب
لکھئے تاکہ ناظرین کو بھی رائے زنی کا موقع میسر آئے
آپنے اپنے اس مضمون اور دعوی مین تو قرآن سے
الوہیت مسیح کو ثابت نہین کیا اگر کسی اور مضمون مین
اس امر کو ثابت کر دیا ہے تو مہربانی فرما کر جس اخبار
مین ثابت کیا ہو اوس کے نام اور نمبر اور تاریخ سے
مطلع فرمائیے تاکہ جواب دیا جاوے اور اگر ابھی تک
دلی اوہام پر ہے قناعت ہی تو بیان فرمائیے دیکھا جائیگا
آپکا یہہ کہنا کہ ہمارے مضمون سے پیغمبر عرب کے مذہب
کی بیخ کنی ہو گئی ہے ایک گپ ہے کیا ایسے مضمون سے
جسکا مین نے جواب لکھا ہے کچھ تو شرم کرو نور افشان
مطبع مین ہی متدایر نہین رہتا بندہ خدا کے آخر
اسکو لوگ بھی دیکھتے ہین مضمون کو کبوتر روح القدس
تو اوڑا کر نہین لے گیا ابھی موجود ہے فرمائیے کس فقرہ
سے دین محمدی کی بیخ کنی ہو گئی ہان ذرا بتلائیے
تو سہی کیا یہہ آپکا فقرہ روح القدس کے طرح نو
ماہ تک بطن گمنامی مین ہی رہیگا۔ نہین حضرت آپکی

سرد مہری کیون ہونے لگی انشاء اللہ جلد ہر جائیگا
اودہر ہی چلینگے مدتون کے بعد حضور انور سے ملاقات
ہوئی ہے اب چھوڑتے نہین۔ باقی آیندہ

راقم آثم

پورانیار

انگلستان مین فوج نجات دہندہ کا فساد

ہانگی نامی مقام مین ۷ دین ستمبر کی شام کو سالویشن
آرمی یعنے نجات پھیلانے والی فوج کا فساد شروع ہوا
اس فوج مین تفرقہ رو دیا تب سے ایسا فساد کبھی
نہوا تھا۔ اس شہر مین فوج مذکور کے دو جماعت موجود
ہین ایک جماعت کا برگیڈیئر اسمتھ ہے اور دوسری
جماعت کے بڑے جنرل بوتھ کے ماتحت کے افسران
ہین۔ یہ دونون جماعت بیانڈ بجاتے ہوئے اور جھنڈے
لئے ہوئے شہر کے راستون پر اور گلیون مین گشت کرتے
ہین کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ انکے درمیان مقابلہ
ہوتا ہے اور انکے ساتھ سینکڑون بدمعاش موجود
رہتے ہین ایک دوسرے کی مسخری کرتے اور شور و غل
مچاتے ہین گذشتہ شب کو ان بدمعاشونکی ایک
بڑی جماعت بوتھ کی تکڑی کے ساتھ شریک ہوی اور
اسکی عبادت مین خلل اندازی کرنے کے بغرض اقسام
کے آوازان نکالنے اور سیٹی بجانے اور تھٹا کرنے لگی
پولس کے جوانون نے ایک شخص کو گرفتار کر کے کوتھری
مین بند کیا۔ کل موضع چنہام کے سیشن مین ایک
مقدمہ بنابر سماعت پیش کیا گیا اور چند لوگ کہ جنپر
نجات پھیلانے والون نے یہہ نالش کی تھی کہ وے

۲۶ دین اگست کو اپنے پر حملہ کیے ارباب عدالت کے
روبرو حاضر کئے گئے مجسٹریٹون نے اس فتنہ و فساد کو
موقوف کرنے کے ارادہ سے تین مجرمون کو یعنے ولیم
ماگرڈجی جارج شیورس- اور جیمس جونس کو ایک مہینے
تک مثی ڈہونے کے واسطے قید خانے کو روانہ کیا لیکن
جونس نہایت سرکشی ظاہر کرنے سے یہہ حکم کیا گیا کہ وہ
چودہ دن تک زاید قید خانے مین رہے اور مثی ڈہووے
۶ نوجوان لڑکون کی نسبت فارمی کے چھوٹے سیشن
مین یہہ نالش دایر کی گئی کہ وے بخات پھیلانے والی فوج
پر حملہ کیے- ۲۹ دین اگست کو فوج مسطور کے ۴۰
آدمی بکلیانڈ ڈہنہام- نامی قریہ کو گئے اور وہان عبادت
کئے بعد کلیسہ کے باہر نکلے اسوقت ایک بڑی جماعت نے
اپنر حملہ آور ہوی لاتھیون اور پتھرون سے اونہین مارنے
لگے اس لئے حکام نے اُن اشرار پر بہت بھاری جرمانہ
یعنے ۵ شلنگ سے ۳۰ شلنگ تک لگایا- فلارنس
اسمت نامی ایک عورت بخات پھیلانے والی فوج کے ساتھ
شریک تھے اسپر بارٹر نامی ایک نوجوان حملہ کیا اس لئے
میجسٹریٹ اس مجرم پر ۱۰ شلنگ جرمانہ لگایا جان ویر
نامی ایک شخص مزبور فوج کے ایک آدمی پر حملہ کیا اسلئے
اسپر ۵ شلنگ جرمانہ لگایا گیا + وست نامی ایک
شخص بخات پھیلانے والی فوج کو تکلیف دینے سے سکی
نسبت ایک مہینے کے قید کا فیصلہ دیا گیا- موضع
کلوجسٹر کے سیشن مین الغرض نیلر اور چند دیگر اشخاص
کو جو بخات پھیلانے والی فوج کی بارکس مین جاکر شرارت
کئے تھے سزا دی گئی اور انہین تاکید اکید کی گئی کہ اگر
وے مکرر ایسی حرکت کرین تو انکی نسبت قید کا فیصلہ
دیا جاویگا اور وے سخت سزا پاوینگے + شمس الاخبار

اشتہار اخبار خیر خواہ اسلام

اس نام کا اخبار صداقت آثار مہینہ مین دو بار یکم-
اکتوبر سے اشاعت پائیگا اپنی نوآسیخی عندلیب مضامین کا
بہار آگین سے دل ناظرین کو گلزار کا تماشا دکھلائیگا
ہمدردی قومی کا مظہر ہوگا عبارت رنگین اپنے رنگ
تازہ پر جامۂ صفحہ مین پھولی نہ سماویگی خبر دور دور
فسانہ ارم کا نقشہ دکھائیگی- حالات ہند کا بیان ترقی
علوم کا نشان خصوصًا علم کے فواید بے علمی کے نقصان
تحریر پائینگے- مشتری عجیب کیفیت اٹھائینگے- جام
جہان نما کا نام ہے نام تھا یہہ قابل دید ہوگا دیکھنے
سے سرور مزید ہوگا- اشاعت اسلام مین ہمہ تن
مصروف رہیگا اور جہانتک ممکن ہو سکیگا ہندوستان
کے جملہ انجمنات اسلامیہ کی کارروائی وقتًا فوقتًا
شایع کرتا رہیگا- طرفہ تر یہہ کہ باینہمہ خوبی قیمت
نہایت قلیل رکھی گئی ہے یعنے گورنمنٹ اور والیان
ملک سے لیکے سالیانہ امرا سے لے سالیانہ عام
شایقین سے عصا سالیانہ مو محصول ڈاک مقرر ہے
سو شایقو اخبار یہہ ہے کام کا-
لو خریدو خیر خواہ اسلام کا

نامہ خریداری و قیمت اخبار بنام مالک اخبار
بھیجنا چاہئے- فقط
المتمس ریاض الدین احمد مالک و ایڈیٹر
اخبار خیر خواہ اسلام- بمبئی بھینڈی بازار-

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا-